السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص امام کے ساتھ اس وقت شامل ہوا، جب امام غیر المغضوب پڑھ چکا تھا، اب یہ مقتدی امام کے ساتھ آمین کہے یا پہلے اپنا الحمد ختم کرے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دونوں باتوں پر عمل کرے امام کے ساتھ بھی آمین کہے اور اپنی فاتحہ ختم کر کے بھی آمین کہے۔ پہلی آمین جو امام کے ساتھ کہتا ہے اس کی دلیل یہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ امام آمین کہے تو تم اٰمین کہو اور دوسری اٰمین کی دلیل یہ ہے کہ ایک شخص نے بہت عاجزی سے دعا کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے جنت کو یا قبولیت دعا کو (اپنے لیے) واجب کرلیا۔۔۔۔ اگر ختم کیا۔ ایک شخص نے عرض کی کہ کس چیز کے ساتھ ختم کیا؟ فرمایا: اٰمین کے ساتھ (مشکوۃ باب القراۃ فی الصلوۃ فصل نمبر ۲ ص ۲۷)

چوں کہ فاتحہ بھی دعا ہے اس لیے اس کو بھی اٰمین کے ساتھ ختم کرنا چاہیے تاکہ قبولیت کے مقام کو پہنچ جائے یا اس کے لیے جنت واجب ہوجائے۔ خلاصہ یہ کہ پہلی آمین امام کی فاتحہ پر ہے جس کی دلیل پہلی حدیث ہے۔ دوسری آمین اپنی فاتحہ پر ہے جس کی دلیل دوسری حدیث ہے۔ اس طرح دونوں حدیثوں پر عمل ہوگیا، بلکہ تینوں حدیثوں پر، تیسری حدیث میں ہے کہ ''فاتحہ کے بغیر نماز نہیں۔''

مسئلہ

اخرج البخاری عن عطاء تعلیقاً امن ابن الزبیر ومن خلفه حتی ان للمسجد للجة وروی ابن حبان فی کتاب الثقات فی ترجمة خالد بن ابی نوف عنه عن عطاء ابن ابی رباح قال ادرکت مائتین من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی ھذا المسجد یعنی المسجد الحرام اذا قال الامام ولا الضالین رفعوا اصواتھم بامین واخرج النسائی وابن خزیمة عن نعیم المجمر قال صلیت وراء ابی ھریرة فقرأ بام القراٰن حتی بلغ ولا الضالین فقال اٰمین وقال الناس اٰمین ویقول اذا سلم والذی نفسی بیده انی لاشبھکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وکان ابوھریرة ینکر علی من یترک الجھر بالتأمین کما فی روایة ابن ماجة عن ابی ھریرة قال ترک الناس التامین وکان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا قال غیر المغضوب علیھم ولا الضالین قال اٰمین حتی یسمعھا اھل الصف الاول فیترتج بھا بالمسجد وکیف یظن بالخلفاء الاربعة ان یجھر رسول اله صلی اللہ علیه وسلم ومن خلفه حتی یکون للمسجد ارتجاج ویخالفھم الاربعة۔۔۔۔ وھل ھذا الامکابرة اوجھالة ولھذا صرح المولوی عبد الحی الکھنوی فی التعلیق المجد والانصاف ان الجھر قوی من حیث الدلیل ۱۲

ترجمہ: امام بخاری علیہ الرحمۃ نے عطاء سے تعلیقاً روایت کی ہے کہ ابن زبیر اور اس کے مقتدیوں نے اس قدر بلند آواز سے آمین کہی کہ مسجد گونج اٹھی اور ابن حبان نے کتاب الثقات میں خالد بن ابی نوف کے حالات کے بیان سے اسی خالد سے روایت کی ہے کہ خالد نے عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ عطاء نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو سو صحابہؓ کو مسجد حرام میں امام کے ولا الضالین کہنے کے وقت بلند آواز سے آمین کہتے ہوئے پایا۔ نسائی اور ابن خزیمہ نے نعیم مجمر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوہریرہؓ کے پیچھے نماز ادا کی تو انہوں نے سورۃ فاتحہ پڑھی جب ولا الضالین پر پہنچے تو ابوہریرہؓ اور سب لوگوں نے آمین کہی اور ابوہریرہؓ سلام پھیر کر فرماتے تھے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تحقیق میں تم سب سے بڑھ کر رسول اللہ کے ساتھ نماز میں مشابہ ہوں۔ اور ابوہریرہ آمین اونچی نہ کہنے والے پر انکار کرتے تھے جیسے ابن ماجہ میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا لوگوں نے آمین کہنی چھوڑ دی حالاں کہ رسول اللہ جب غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھتے تو اس قدر بلند آواز سے آمین کہتے کہ پہلی صف والے سن لیتے اور مسجد مل جاتی۔ جب کہ رسول اللہؐ اور آپ کے مقتدیوں نے اس قدر بلند آواز سے آمین کہی کہ مسجد کانپ اٹھی تو خلفاء اربعہ پر یہ بدگمانی ہوسکتی ہے کہ انہوں نے ان سے مخالفت کی ہو اگر کوئی ایسا کہے تو صرف سینہ زوری اور جہالت ہے، اسی لیے تو مولانا عبد الحئ نے تعلیق مجد میں تصریح کی ہے کہ دلیل کی رو سے اونچی آمین کہنا قوی ہے ۱۲

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 136-137

محدث فتویٰ